انَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

دار الامان قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۸۵

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی [illegible]

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۸ رجب ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۴ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۹۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ اگست ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ابھی لاہور سے تشریف نہیں لائیں ؁

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں ؁

دھرم سالہ سے بذریعہ ڈاک اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی طبیعت کئی روز سے ناساز ہے ۔ دعا کی جائے کہ صحت ہو جائے ؁

کل ایڈیٹر و پبلشر "الفضل" کے خلاف احراری کو لوی عنایت اللہ کا مقدمہ زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں پیش ہوا ۔ مسودی عنایت اللہ اور کنج بہاری پر مکرر جرح کی گئی ۔ مفصل بیان بھر شائع کئے جائیں گے ۔ اگلی پیشی ۹ ستمبر مقرر ہوئی ۔ جبکہ گواہان صفائی پیش کئے جائیں گے ؁

لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ احمدیہ کبڈی ٹیم قادیان کا کل ۶ بجے شام محمد نگر لاہور کی ٹیم سے میچ ہوا ۔ احمدیہ ٹیم ایک بازی اور ۵ پوائنٹ پر کامیاب رہی ؁

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بے تکلفی اور نظر بازی کے بُرے نتائج

"انجیل میں کہا گیا ہے ۔ کہ تو شہوت کی نظر سے بیگانہ عورت کی طرف مت دیکھ ۔ مگر قرآن شریف میں ہے کہ نہ تو شہوت کی نظر سے ۔ اور نہ بغیر شہوت کے بیگانہ عورتوں کو دیکھنے کی عادت کر ۔ کہ یہ سب تیرے لئے ٹھوکر کی جگہ ہے ۔ چاہیئے کہ ضرورتوں کے موقعہ پر نیم کھلی آنکھ بند کے قریب ہو ۔ اور دُھندلی سی ہو ۔ اور کھلی کھلی نظر ڈالنے سے پرہیز کر ۔ کہ یہی طریق پاک دلی کے محفوظ رکھنے کا ہے ۔ اس زمانہ کے مخالف فرقے شائد اس حکم کی مخالفت کریں گے ۔ کیونکہ آزادی کا نیا نیا شوق ہے ۔ مگر تجربہ صاف بتلا رہا ہے ۔ کہ یہی حکم صحیح ہے ۔ دوستو کھلی کھلی بے تکلفی اور نظر بازی کے کبھی نتیجے اچھے نہیں نکلتے ۔ مثلاً جس حالت میں ابھی ایک مرد نفسانی جذبات سے پاک نہیں ۔ اور نہ جوان عورت نفسانی جذبات سے پاک ہے ۔ تو ان دونوں کو ملاقات اور نظر بازی اور آزادی کا موقعہ دینا گویا اُن کو اپنے ہاتھ سے گڑھے میں ڈالنا ہے ۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۲۰)

سچے مذہب کی شناخت کا طریق

"اس زمانہ میں کہ مذاہب کی باہمی کشاکش کا ایک تند و تیز سیلاب چل رہا ہے ۔ طالب حق کو اس اصل مقصود کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے ۔ کہ مذہب وہی سچا ہے ۔ جو یقین کامل کے ذریعہ سے خدا کو دکھلا سکتا ہے ۔ اور درجہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ تک پہونچا سکتا ہے ۔ اور خدا کی ہمکلامی کا شرف بخش سکتا ہے ۔ اور اس طرح اپنی روحانی قوت اور روح پرور خاصیت سے دلوں کو گناہ کی تاریکی سے چھڑا سکتا ہے ۔ اور اس کے سوا سب دھوکہ دینے والے ہیں ۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۱۶)

ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ کہ اعمال

"اُٹھو ۔ اور توبہ کرو ۔ اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو ۔ اور یاد رکھو ۔ کہ اعتقادی غلطیوں کی سزا تو مرنے کے بعد ہے ۔ اور ہندو ۔ یا عیسائی یا مسلمان ہونے کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا ۔ لیکن جو شخص ظلم اور تعدی اور فسق و فجور میں حد سے بڑھتا ہے ۔ اس کو اسی جگہ سزا دی جاتی ہے ۔ تب وُہ خدا کی سزا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتا ۔ سو اپنے خدا کو جلد راضی کر لو ۔ اور قبل اس کے کہ وُہ دن آئے ۔ جو خوفناک دن ہے ۔ یعنے طاعون کے زور کا دن ۔ جس کی نبیوں نے خبر دی ہے تُم خدا سے صلح کر لو ۔ وُہ نہایت درجہ کریم ہے ۔ ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے ۔ اور یہ مت کہو ۔ کہ توبہ منظور نہیں ہوتی ۔ یاد رکھو ۔ کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے ۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے ۔ نہ کہ اعمال ۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۲۸)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

یورپ کی صورت حالات سخت نازک ہوگئی

لنڈن سے ۲۱ اگست کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ اخبار "ٹائمز" نے اپنے لیڈنگ آرٹیکل میں یورپ کی موجودہ سیاسی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ گو گذشتہ ہفتہ کے دوران میں یورپین مدبر ایک دوسرے کے ملک میں جاکر تبادلہ خیالات کرتے رہے ہیں۔ تاہم مسائل ابھی پہلے کی طرح ہی حل طلب ہیں۔ ساری انگریز قوم یہ محسوس کرتی ہے کہ عنقریب یورپ پر ایک نازک دور آنے والا ہے اور اسی قسم کی علامات رونما ہو رہی ہیں جس قسم کی علامات چیکوسلواکیہ کے مسئلہ پر پیدا ہوتی تھیں۔ جرمنی اب پھر پہلے کی طرح جوش میں بھر اٹھا ہے اور پولینڈ پر تشدد اور ایذا رسانی کے الزامات لگا رہا ہے۔ برطانیہ اور فرانس اور ان کے ہم خیال ممالک اس امر کا عزم کئے ہوئے ہیں کہ ایسے طریقوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ تاہم یہ یقینی بات ہے کہ اگر جرمنی نے اپنے موجودہ طریق کو جاری رکھا تو جنگ چھڑ جائے گی۔ کیونکہ جرمنی نے اگر پولینڈ کے کسی اہم حق پر چھاپہ مارا تو برطانیہ۔ فرانس۔ پولینڈ کی امداد کو پہنچیں گے۔ اگر جرمنی اپنے یورپین پڑوسیوں کو غلام بنا کر ہی ان کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہے تو انہیں اپنی حفاظت کے لئے جرمنی کے خلاف بہر حال متحد ہونا پڑے گا اور برطانیہ ان ممالک کا ساتھ دیگا "ٹائمز" نے مزید لکھا ہے کہ اس ملک کے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں صرف جرمنی کی طرف سے ہی خطرہ نہیں بلکہ مشرقِ بعید کے حالات بھی ان کے لئے باعث اضطراب ہیں۔

امریکہ کے ہندوستانیوں کی طرف سے شہری حقوق کا مطالبہ

نیویارک ۲۰ اگست ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بود و باش رکھنے والے تین ہزار ہندوستانیوں کے فائدہ کے لئے انڈیا ویلفیئر لیگ ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے سینٹ اور ایوان نمائندگان کو ایک اپیل بھیجی ہے جس میں لکھا ہے کہ ان ہندوستانیوں پر بھی جو پندرہ بیس سال سے امریکہ میں مقیم ہیں۔ اور یہاں کاروبار کرتے ہیں قانونا کئی پابندیاں عائد ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ۲۵ فی صدی نے امریکن لڑکیوں سے شادیاں کی ہوئی ہیں اور ان کے بچے اور عورتیں پیدائش کے لحاظ سے امریکن شہری ہیں اور چونکہ انہوں نے اپنے آبائی وطن کو خیرباد کہہ کر اپنا تمام مفاد اس ملک کے ساتھ وابستہ کر رکھا ہے۔ اس لئے ان پر قانونا پابندیاں عائد کرنا بالکل ناجائز ہے۔ وہ غیر ملکیوں کے طور پر بہت سے مصائب کا مقابلہ کر چکے ہیں اور اب وقت ہے کہ انصاف کے طور پر ان کے کیس پر غور کیا جائے۔ میموریل کے آخر میں درخواست کی گئی ہے کہ قانون میں اس طرح تبدیلی کی جائے کہ تین ہزار ہندوستانیوں کو امریکہ کے شہری حقوق حاصل ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روس نے جرمنی سے معاہدہ کرلیا

لنڈن سے ۲۱ اگست کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ روس نے حکومت جرمنی کے ساتھ ایک معاہدہ کر لیا ہے جس کے رو سے جرمنی کو سات سال کے لئے بیس کروڑ مارکس قرض دیا جائیگا۔ اور ابتدائی دو سالوں میں روس جرمنی کا مال خریدے گا اس کے بعد جرمنی روس کا مال خریدے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ روس اور جرمنی ایک دوسرے کو دوستانہ پیغامات بھیج رہے ہیں۔ جس سے برطانوی اور فرانسیسی حلقوں میں غیر معمولی مایوسی پیدا ہو گئی ہے۔ برطانیہ اور فرانس کے نمائندے ابھی تک ماسکو میں مقیم ہیں اور روس کے ساتھ موجودہ حالت میں کوئی گفت و شنید نہیں ہو رہی اور کہا نہیں جاسکتا کہ یہ گفت و شنید شروع بھی ہوگی یا نہیں۔ باخبر حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ روس نے جرمنی کے ساتھ معاہدہ کر لیا ہے اس لئے اسے برطانیہ کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہو سکتی۔ روس نے اگر برطانیہ اور فرانس کے ساتھ گفت و شنید شروع کی تھی تو محض اس لئے کہ جرمنی کی درمیانی ریاستوں کو حفاظت کا یقین دلانے کی شرط پیش کی تھی۔ جس کو پورا نہ کیا گیا۔ اب روس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ جرمنی کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کر کے جرمنی کے متوقع حملے سے محفوظ ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جرمنی کے ساتھ اس نے ایک تجارتی معاہدہ کر لیا۔ جو عنقریب ہر دو ممالک میں فوجی معاہدہ کی تکمیل کا موجب ہوگا۔ بعض روسی حلقوں کا بیان ہے کہ روس نے جرمنی کے ساتھ یہ سمجھوتہ کر کے معاہدہ میونک کا عملی جواب دیا ہے جس میں روس کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فرانس اور برطانیہ کے نمائندے ماسکو میں ایک رپورٹ تیار کر رہے ہیں جو اپنی حکومتوں کو بھیجیں گے اور جس میں یہ بتلایا جائیگا کہ گفت و شنید کی ناکامی کے اسباب کیا ہیں۔

فیصلہ کن جنگ کیلئے چین کی تیاریاں

لنڈن کی ۲۱ اگست کی خبر ہے کہ موسم خزاں کے شروع ہونے سے پیشتر چین کے لئے امریکہ سے بحری جہازوں کا ایک دستہ چین پہنچ جائے گا۔ اسی طرح ہوابازوں کا ایک گروہ جو چین بعید کے جنوب مغربی علاقہ میں ہوابازی کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ وہ بھی تعلیم سے فراغت حاصل کر کے جنگ میں حصہ لینے کے قابل ہو جائے گا ہوائی جہازوں کا ایک کارخانہ بھی چین میں قائم کر دیا گیا ہے۔ جو اس وقت تک اپنا کام نہایت سرعت سے کر رہا ہوگا۔ اس کے علاوہ موسم خزاں سے قبل ہی مختلف صوبوں سے نئی افواج تیار ہو چکی ہونگی۔ اس وقت تک چین کی طاقت بہت بڑھ جائے گی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک اس وقت فیصلہ کن جنگ کے لئے طیار ہو جائیگا

صدر جمہوریہ امریکہ کا پیغام تہنیت

صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر روزویلٹ نے یوم استقلال ایران کی تقریب پر اعلیٰحضرت رضا شاہ پہلوی شہنشاہ ایران کے نام ایک برقیہ ارسال کیا ہے جس میں ہدیہ تبریک پیش کرنے کے بعد اس تمنا کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ ایران ترقی و خوشحالی کے بلند مدارج پر فائز ہو۔

اٹلی کی قرض حاصل کرنے کی کوشش

لنڈن ۲۱ اگست۔ اخبار نیوز ریویو کا بیان ہے کہ حکومت اٹلی نے برطانیہ میں اپنے ایسے ایجنٹ ارسال کئے ہیں جو اٹلی کے لئے پندرہ کروڑ روپیہ قرضہ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی نے اس امر کی پیشکش کی ہے کہ اگر اسے یہ قرضہ مہیا کر دیا جائے تو وہ روم برلن اتحاد کو ختم کر دے گا اور اس طرح عملی طور پر ہٹلر کو اس امر کے لئے مجبور کر دیگا کہ وہ اپنے مطالبات کم کر دے۔

حکومت چین کا علمی کارنامہ

چنگ کنگ بذریعہ ہوائی ڈاک) چین کی قومی حکومت جنگ کے ابتداء سے لے کر اس وقت تک ۵۵ ہزار طلباء اور ۱۶ ہزار پروفیسروں اور تعلیمی کارکنوں کی امداد کے لئے جو جنگ کی وجہ سے بے روزگار ہو گئے ہیں سوا کروڑ روپیہ صرف کر چکی ہے۔

فوجی پنشنروں کیلئے ملازمت کا موقع

ایسے پنشنر یا ریزروسٹ فوجی احمدی سپاہی جو اسوقت بیکار ہوں اور ملازمت کے خواہشمند ہوں اپنے سرٹیفکیٹ وغیرہ لے کر مسجد احمدیہ لاہور بیرون دہلی دروازہ میں پہنچ جائیں وہاں پر ان کو امیر یا سکرٹری صاحب کی معرفت ملازمت کا پتہ چل جائیگا کہ کس جگہ چند سپاہیوں کی جگہیں خالی ہیں۔ ممکن ہے وہ بھی انتخاب میں آ جائیں ضروری ہوگا۔ کہ قد کم از کم ۵½ فٹ ہو۔ اس سے کم نہیں۔ چھاتی ۳۲ - ۳۴ انچ عمر ۳۵ سال سے کم ہو۔

ناظر امور خارجہ قادیان

مولوی رمضان علی صاحب مجاہد تحریک جدید کا پتہ

مولوی رمضان علی صاحب مجاہد تحریک جدید کا پتہ حسب ذیل ہے احباب نوٹ کر لیں

M. Ramzan Ali
" La Comunidad Islamica Ahmadia"
Aconquija 3576
Buenos Aires (Arjentina)

ضروری اعلان

جن دوستوں نے ملازمت پٹوار کے لئے درخواستیں بھجوائی تھیں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ انتخاب کی تاریخ اچانک اور فوری طور پر مقرر ہو جانے کی وجہ سے درخواستیں وقت پر نہ پہنچ سکیں۔ اس لئے افسوس ہے۔ کوئی دوست بھی انتخاب میں نہیں آ سکے ؛

ناظر امور خارجہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس منجانب نظارت امور عامہ

میاں غلام محمد صاحب زرگر بنگیو والیہ سکنہ قادیان کے ذمہ ایک غریب بیوہ عورت کا مدت سے یکصد روپیہ قرض ہے۔ جس کی ادائیگی انہوں نے باوجود بار بار کے مطالبوں کے ابھی تک نہیں کی۔ اور ہمیشہ حیلوں بہانوں سے ٹالتے رہے ہیں۔ اسواسطے انکو بذریعہ اعلان اخبار نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ ایک ماہ کے اندر یکصد روپیہ کی کامل ادائیگی نہ کریں گے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان کے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کے واسطے درخواست کی جاوے گی۔

ناظر امور عامہ

خضاب دلپذیر

نہایت عمدہ اور سستا پانچ منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے قیمت فی شیشی دو آنے ایک درجن شیشی یکمشت خریدنے والے سے ایک روپیہ دو آنے پتہ ذیل سے طلب کریں ؛

مینیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دوکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہتریں ثمرہ کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے اولاد دی ہے وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ استاد زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدین رضؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کرکے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت قادیان سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ دامن میں رکھے۔ آمین دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند کرے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آ موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی یا گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو اجابت کھلکر آتی ہے۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱۲

مقوی دانت منجن - اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری سے دانت ہلتے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کے لئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں قیمت دو اونس فی شیشی ۱۲

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بے حد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے جب کنکر ٹکڑ ٹکڑ کر باریک ہو جاتا ہے۔ اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا۔ بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس ۱عہ

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران۔ کشتہ یشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت عزیزی کو بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت و توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ جگر سینہ گردہ و مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے (للعہ) المشتہر

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نور الدین اعظم رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

حیدرآباد ۲۱ اگست آج ایک عرب شہری نے حضور نظام کی فوج کے ایک سپاہی پر گولی چلا کر اسے ہلاک کر دیا۔ اور پھر نہایت بے رحمی کے ساتھ تلوار سے اس کی لاش کے ٹکڑے اڑا دیئے اس کے بعد حملہ آور نے پولیس کمشنر نواب رحمت یار جنگ بہادر پر قاتلانہ حملہ کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حملہ آور کو اقدام قتل کے سلسلہ میں ۵ سال قید کی سزا ہوئی تھی اور وہ حال ہی میں رہا ہوا تھا۔ حملہ آور کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ اگست مہاشہ کرشن اور لالہ خوشحال چند آریہ ستیہ گرہ کے ڈکٹیٹر ۲۴ اگست کی صبح کو لاہور پہنچیں گے

پشاور ۲۰ اگست حکومت سرحد نے مسٹر آصف علی ایم ایل اے اور لالہ حکم چند بیرسٹر پر ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے جو ڈیرہ اسمٰعیل خان کے فسادات کی تحقیقات کرے گی۔

لکھنؤ ۲۰ اگست مولانا ابوالکلام آزاد نے آج شیعہ لیڈروں سے بات چیت کی۔ گفت و شنید صیغہ راز میں رکھی گئی ہے لیکن امید کی جاتی ہے کہ گفت و شنید کے نتیجہ کے طور پر ٹھوس نتائج برآمد ہونگے۔

لکھنؤ ۲۰ اگست یوپی گورنمنٹ نے ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ کی رقم صوبہ میں گھریلو صنعتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے مخصوص کر دی ہے جو تیس سال سے کم عمر کے ان نوجوانوں کو دی جائے گی۔ جو کسی خاص صنعت کی ٹریننگ حاصل کرنا چاہیں گے اور یہ وعدہ کریں گے کہ ٹریننگ کے بعد وہ اس صنعت کو قائم رکھیں گے۔

بمبئی ۲۱ اگست۔ چونکہ صوبہ میں بارشیں نہیں ہوئیں اور فصلوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے قحط کے خدشہ کے پیش نظر بمبئی گورنمنٹ نے ایک بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کے رو سے غلہ اور چارہ کی برآمد پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔

لنڈن ۲۱ اگست بین الاقوامی صورت حالات کی نزاکت کے پیش نظر مسٹر چیمبرلین جو لنڈن سے باہر تعطیلات گزار رہے تھے واپس آگئے ہیں اور انہوں نے لارڈ ہیلی فیکس سے ملاقات کی۔ نیز اس رپورٹ پر غور کیا جو لارڈ موصوف نے کیبنٹ کے دیروزہ اجلاس میں پیش کی تھی۔ چونکہ حالات تشویشناک صورت اختیار کر چکے ہیں اس لئے کیبنٹ کا ایک اجلاس خاص طلب کیا جا رہا ہے۔ جس میں تقریباً تمام وزراء شریک ہونگے۔ وزیر جنگ فرانس گئے ہوئے تھے۔ آج وہ لنڈن آتے ہوئے پیرس سے گذرے اور وزیر اعظم فرانس سے انہوں نے ملاقات کی۔

لنڈن ۲۱ اگست ٹائمز لنڈن کا بیان ہے کہ جرمنی یہ پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ برطانیہ اور فرانس بالآخر پولینڈ کو دھوکہ دے جائیں گے۔ اس لئے اسے ان دونوں کی دوستی پر اعتماد نہیں کرنا چاہیئے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے فرانس اور برطانیہ پولینڈ کی مدد کرنے کا آخری فیصلہ کر چکے ہیں۔ اور برلن کے برطانوی سفیر نے وہاں کے وزیر داخلہ سے ملاقات کر کے یہ یقین دلا دیا ہے کہ پولینڈ کے متعلق برطانیہ کی پالیسی میں سر مو فرق نہیں آسکتا

لنڈن ۲۱ اگست سوویٹ روس اس وقت ایسی نہروں کے بنانے کی تجویز کر رہا ہے۔ جن سے بڑے بڑے جنگی جہاز بھی باآسانی گذر سکیں گے اس طرح ایام جنگ میں بحری نقل و حرکت کے سلسلہ میں بہت آسانی ہو جائیگی

بیت المقدس ۲۱ اگست۔ معلوم ہوا ہے دہشت انگیزی کے الزام میں گورہ فوج نے ۱۱۰ یہودیوں کو گرفتار کیا ہے۔ جن میں سے بعض نوجوان اشتراکی خیالات کے بیان کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے فوجی عدالت میں بیان کیا کہ ہم یہود اور عرب دونوں کے خلاف ہیں۔ ہمارا مسلک یہودی اور عرب مزدوروں کا اتحاد اور اس اتحاد کی بدولت فلسطین کے لئے مکمل آزادی حاصل کرنا ہے۔ عدالت نے ان کو ایک سال سے کر دس دس سال تک قید کی سزا دی ہے۔

لنڈن ۲۱ اگست برطانوی شعبہ فضائیہ کا ایک طیارہ جو بحر شمالی میں پرواز کر رہا تھا۔ گم ہو گیا ہے اس کی جستجو کی جا رہی ہے۔

قاہرہ ۲۱ اگست حکومت مصر کے وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ جنگ میں مصری فوجیں ترکی فوجوں کے دوش بدوش لڑیں گی۔

بنوں ۲۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ برطانوی افسر مسٹر سٹانی رزمک میں گولی کا نشانہ بنا دیئے گئے۔ لاش بنوں لائی گئی اور فوجی حکام کی موجودگی میں اعزاز کے ساتھ دفن کی گئی۔

روم ۲۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ پاپائے روم جرمنی اور پولینڈ کا جھگڑا چکانے کے لئے ایک کانفرنس منعقد کر رہے ہیں۔ برطانوی حلقوں کا بیان ہے کہ اگر برطانیہ اور فرانس کو شمولیت کی دعوت دی گئی تو وہ روس کی شمولیت کے بغیر شامل نہ ہونگے۔ کیونکہ روس کی عدم شرکت سے اٹلی اور جرمنی کے بیڑے کا جھک جانا یقینی ہے

ٹین سین ۲۱ اگست دریائے ہائی میں زبردست طغیانی آجانے کی وجہ سے دریا کا پانی شہر میں داخل ہو چکا ہے۔ برطانوی اور فرانسیسی بستیوں میں پانچ پانچ فٹ پانی چڑھ گیا ہے۔ مگر توقع کی جاتی ہے کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر پانی اتر جائے گا

ٹوکیو ۲۱ اگست۔ جاپانی حلقوں کا بیان ہے کہ اینگلو جاپانی گفت و شنید کا انقطاع ناگزیر ہو گیا ہے۔ جاپانی حکام پیکن گورنمنٹ کی طرف سے برطانیہ کو ایک نوٹ ارسال کرنے پر غور کر رہے ہیں جس میں ایک وقت کی تعیین کر کے اس امر کا مطالبہ کیا جائے گا۔ کہ ٹین سین کی بستی میں جو بھی چینی چاندی ہے۔ اسے جاپان کے حوالہ کیا جائے۔ اور بستی میں چینی ڈالر کے استعمال کی ممانعت کر دی جائے

شملہ ۲۱ اگست معلوم ہوا ہے کہ نواب صاحب بہاولپور نے فیڈریشن میں شرکت کا فیصلہ کر لیا ہے اور آپ وائسرائے سے ملاقات کرنے والے ہیں نیز مہاراجہ صاحب پٹیالہ نے آج جام صاحب نوانگر سے ملاقات کی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ نے ان کے سامنے فیڈریشن میں داخلہ کے فیصلہ کے متعلق ریاست ہائے پنجاب کا نقطہ نگاہ پیش کیا ہے۔

شملہ ۲۱ اگست مرکزی اسمبلی میں ہندوستانی فوجوں کو باہر بھیجنے کے متعلق تحریک التوا کا نوٹس دیا گیا تھا۔ یہ تحریک کانگرس کی طرف سے پیش کی جانے والی تھی۔ لیکن کانگرس کی طرف سے اسمبلی کا بائیکاٹ ہونے پر سردار سنت سنگھ نے اپنے نام سے تحریک التوا کا نوٹس دیدیا ہے۔

ماری پور (بنگال) ۲۱ اگست بلند شہر میں ایک ٹیوب ویل تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کے منہ سے ۵۰ فٹ اونچی سیاہ کیچڑ کی ایک دھار دو دن سے متواتر اوپر کو جا رہی ہے جب ٹیوب ویل دو فٹ کی گہرائی پر پہنچا۔ تو اچانک آگ کے شعلے نکلنے شروع ہوئے۔ جس سے ایک مزدور کا ہاتھ جھلس گیا۔ یہ شعلے کئی گھنٹے تک اٹھتے رہے۔ اب شعلوں کی جگہ سیاہ کیچڑ اوپر کو اٹھ رہا ہے۔

واردھا ۲۰ اگست صدر کانگرس نے پریذیڈنٹ آریہ سارودیشک سبھا کو خط لکھا ہے جس میں انہیں حیدرآباد آریہ ستیہ آگرہ میں کامیابی پر مبارکباد دی ہے نیز لکھا ہے۔ اب جو بیداری پیدا ہوئی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۱ اگست تک مقامی جماعت میں چندہ تحریک جدید ادا کرنیوالا ۱۵ اگست کی میعاد کے اندر سمجھا جائیگا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اکثر افراد اور بہت سی جماعتوں نے تحریک جدید سال پنجم کے وعدوں کو ۱۵ اگست تک سو فی صدی پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر وہ احباب جو اب تک ادا نہیں کر سکے۔ وہ برابر اس سعی میں مصروف ہیں کہ ۳۱ اگست تک اپنی رقم مقامی سیکرٹری کو ادا کر دیں۔ پس جو احباب اپنی رقم ۳۱ اگست تک مقامی جماعت میں دے دیں گے۔ اور ایسے احباب کی رقم ستمبر ۳۹ء کے پہلے ہفتہ میں مرکز میں پہونچ جائے گی وہ ۱۵ اگست کی میعاد کے اندر سمجھی جائے گی۔

لیکن وہ احباب جو ۳۱ اگست تک بھی مجبوری سے نہ دے سکیں۔ انہیں اپنی کوششوں کو برابر جاری رکھنا چاہیئے۔ اس وقت تک کہ وہ اپنی ادائیگی کے ارادے میں کامیاب ہو جائیں۔ اس لئے کہ اب تو تحریک جدید کے وعدوں کے ادا کرنے کا آخری وقت بھی آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ؛

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) محمد حکیم صاحب دیگر ولد کی اپیل میں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے (۲) فضل محمد صاحب چک $\frac{141}{7R}$ کے لڑکے خالد لطیف کی صحت کے لئے (۳) پیر خلیل احمد صاحب قادیان کے لڑکے لطیف احمد کی صحت کے لئے (۴) اللہ رکھا صاحب گٹھیالیاں کی صحت کے لئے (۵) چودھری خورشید احمد صاحب گٹھیالیاں کے لڑکے ایاز عظیم اللہ کی صحت کے لئے (۶) بشیر احمد صاحب منیر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان کی صحت کے لئے جو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں (۷) مولوی احمد علی صاحب بھاپوری قادیان کی والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے جو بخار و درد شکم کی وجہ سے سخت بیمار ہیں احباب دعا کریں۔

مبلغ امریکہ کے لئے دعا

صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے بنگالی مبلغ امریکہ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ؛

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کوئٹہ میں

جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی آج کل تبلیغی اغراض کے ماتحت کوئٹہ میں کام کر رہے ہیں۔ اور ان کا پتہ یہ ہے معرفت ملک عزیز احمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ عبد اللہ لائن محلہ اسلام آباد کوئٹہ

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ترقی

چودھری محمد اسلم صاحب سنہاس لاہور ملٹری میں ایس ڈبلیو او یعنی سپلائی وارنٹ آفیسر ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

اعلانات نکاح

۶ اگست میاں غلام حسین ولد حکیم علی محمد صاحب کا نکاح پانصد روپیہ مہر پر ڈاکٹر حاجی خان صاحب کی بھتیجی صغریٰ بیگم بنت عبد الرزاق خان صاحب مرحوم کے ساتھ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد نواز ککئی از کراچی

(۲) سید عبد الودود صاحب سونگڑوی (کٹکی) کا نکاح مولوی عبد النعیم صاحب مونگھیری (بہار) کی دختر زبیدہ خاتون کے ساتھ پانصد روپیہ مہر پر مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ نے ۷ اگست کو پڑھا اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ سید محمد زکریا کٹکی (۳) ۱۹ اگست

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

479	Hasana D/o Kojo	Saltpond.
480	Apsata D/o Kofi	"
481	Maimana D/o Kwamin	Saltpond
482	Fatima D/o Kweku	"
483	Tahir	"
484	Maryam D/o Kojo	"
485	Dawood S/o Asamanpe	"
486	Mohamad S/o Asamanpe	"
487	Suleman S/o Kwamin	"
488	Fatima D/o Kofi	"
489	Usman S/o Kafina	"
490	Abdallah S/o Kojo	"
491	Hawa D/o Kwamin	"
492	Yusif S/o Kweku	"
493	Adam S/o Kwesi	"
494	Abdal Hakeem S/o Kabina	"
495	Momen S/o Kwesi	"
496	Ibrahim S/o Alphaha	"
497	Fatima D/o Yakub	"
498	Agerha D/o Kwa Abur	"
499	Ishaque	"
500	Salomotu D/o Kwesi	"
501	Hasanch D/o Kwamin	"
502	Maryam D/o Kwamin	"
503	Ali S/o Kofi	"
504	Abdul Rahman	Saltpond
505	Maryam D/o Oparah	"
506	Maryam D/o Alhasan	"
507	Ibrahim S/o Aman Kaa	"
508	Fatima D/o Apinaewa	"
509	Adam S/o Kojo	"
510	Habeeba D/o Kweku	"
511	Maryam D/o Saeed	"
512	Fatima "	"
513	Arutu	"
514	Saleh S/o Saeed	"
515	Yakub " Teuia	"
516	Maryam D/o Kweku	"
517	Mohamad Ali S/o Kwesi	"
518	Ibrahim S/o Kabina	"
519	Halima D/o Kofi	"
520	Fatima " "	"
521	Essah S/o "	"
522	Hawa D/o "	"
523	Nooh S/o "	"
524	Ibrahim S/o Kweku	"
525	Sakeena D/o Baidu	"
526	Ayesha D/o Ebiram	"
527	Ibrahim S/o Ahingtor	"

(باقی)

۲۰ مولوی عبد اللہ خان صاحب اختر جتوئی کا نکاح شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی ماموں زاد بہن حمیدہ خاتون سے ۲۵۰ روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اسے مبارک کرے [illegible] قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ رجب ۱۳۵۸ھ

امیر غیر مبایعین کی سادہ زندگی اور "پیغام صلح"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریک جدید کے ذکر میں جو یہ لکھا گیا تھا۔ کہ امیر غیر مبایعین نے بھی پہلے پہل اس تحریک کی مخالفت کی۔ مگر پھر اپنی پارٹی میں جاری کرنے کی کوشش کی۔ اس کے متعلق "پیغام صلح" کی سراسیمگی اور بے ہودہ گوئی کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک گزشتہ پرچہ میں ہم اپنے دعوے کو ثابت کر چکے ہیں اور ایسی مثالیں پیش کر چکے ہیں۔ جن کا قطعاً انکار نہیں کیا جا سکتا۔ "پیغام صلح" کو چونکہ معلوم تھا۔ کہ اس بارے میں اس کا تلملانا بے سود ہے۔ اس لئے اس نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات کے خلاف زبان طعن دراز کرتے ہوئے لکھا۔ کہ

"اس تحریک کو قصر خلافت میں کوئی قبولیت حاصل نہیں"

اور ثبوت یہ دیا۔ کہ:۔

"۱۹۳۴ء میں جناب خلیفہ صاحب نے تحریک جدید کی بنیاد رکھی۔ اور اس کے چند ماہ بعد ہی اپنی کفایت شعاری اور سادگی کا یہ شاہکار پیش فرمایا۔ کہ ایک معمولی شہادت دینے کے لئے قادیان سے گورداسپور گئے۔ تو نوابوں اور راجاؤں کی طرح سپیشل ٹرینوں کا اہتمام کیا گیا۔ اور ہزاروں رضاکار خلیفہ صاحب کے جلو میں تھے۔ پھر روزمرہ کی ڈاکٹری رپورٹیں۔ لاؤ لشکر اور عملہ کثیر سمیت طول طویل سیاسی و تفریحی سفر یہ سب سادگی ہی سادگی۔ اور کفایت شعاری ہی کفایت شعاری ہے۔ آج کل خلیفہ صاحب ترجمۂ قرآن کے بہانے دھرم سالہ میں فروکش ہیں۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ وہاں ان کی قیام گاہ کسی والیٔ ریاست کا کیمپ معلوم ہوتی ہے۔"

(پیغام صلح ۳۱ جولائی)

ان سطور کے ایک ایک لفظ سے وہ بغض و کینہ ظاہر ہو رہا ہے۔ جو غیر مبایعین کے ہر چھوٹے بڑے کے دل میں بھرا ہوا ہے۔ اور جو ہر وقت اُبلتا رہتا ہے۔ "پیغام صلح" اتنے بڑے اہم معاملہ کو جس میں تمام مخالفانہ طاقتیں احمدیت کو مٹانے اور اس کے وقار کو برباد کرنے کے لئے مجتمع تھیں۔ اور انتہائی زور لگا رہی تھیں۔ "ایک معمولی شہادت" قرار دے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ غیر مبایعین کو بھی احرار کے ساتھ پوری ہمدردی تھی اور وہ بھی جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں ان کی کامیابی کے متمنی تھے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو دنیا پر ظاہر کرنے۔ اور احمدیت کے وقار کو قائم رکھنا اپنا اولین فرض سمجھنے والے ہر احمدی کے نزدیک مولوی عطاء اللہ کے مقدمہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا شہادت کے لئے تشریف لے جانا نہایت ہی اہم واقعہ تھا۔ اور اس موقعہ پر جماعت کے احباب کا وہاں جمع ہونا اس محبت اور اخلاص کے تقاضا سے تھا جو انہیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات سے ہے۔ اگر یہ بات مولوی محمد علی صاحب کو میسر نہیں۔ اور انہیں باوجود کئی ماہ کے بعد پہاڑ پر سے اترنے کے دو چار افراد کے سوا کوئی ملنے کے لئے نہیں آتا۔ تو اس میں کسی کا کیا قصور؟ گزشتہ سال جب مولوی صاحب گرمی کا سارا موسم ڈلہوزی میں بسر کرنے کے بعد واپس آئے۔ تو امرتسر کے سٹیشن پر دیکھا گیا۔ کہ وہ بڑے اشتیاق کے ساتھ پلیٹ فارم کی طرف جھانک جھانک کر دیکھ رہے تھے۔ اور جب گاڑی کھڑی ہوئی۔ تو سات آدمیوں کا جم غفیر استقبال کے لئے ان کی طرف بڑھا۔ جن میں مصری اور ان کے دو لڑکے بھی شامل تھے:۔

جس شخص کی اپنی "قوم" میں یہ پذیرائی ہو۔ بھلا کیا وہ اپنے مقابلہ میں جماعت احمدیہ اور اس کے امام کی کوئی وقعت ہی نہ سمجھتا ہو۔ اس کے ڈھنڈورچی مدیر "پیغام" کے سینہ میں یہ خیال کر کے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک سفر کے موقعہ پر خدام حضور کے ہمراہ جانے کے لئے اس قدر خواہشمند تھے۔ کہ "سپیشل ٹرینوں کا اہتمام کیا گیا۔ اور ہزاروں رضاکار خلیفہ صاحب کے جلو میں تھے"! ناسور نہ پڑ جائے۔ تو اور کیا ہو:۔

پھر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اگر تبدیلی آب و ہوا کے لئے چند روز کے واسطے کسی سفر پر جائیں۔ یا کسی جگہ مسافرانہ رنگ میں قیام فرمائیں۔ تو پیغام کے نزدیک یہ نہ صرف سادگی اور کفایت شعاری کے خلاف ہو۔ بلکہ کسی والیٔ ریاست کا کیمپ معلوم ہو۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب ہزارہا روپیہ صرف کر کے ڈلہوزی کی ایک اونچی چوٹی پر شاندار کوٹھی تعمیر فرمائیں۔ اور سال کا بہت بڑا حصہ اس میں بسر کریں۔ تو یہ نہایت غریبانہ زندگی ہو۔ آخر انصاف بھی کوئی چیز ہے۔ ابھی موسم خوشگوار ہی ہوتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو ڈلہوزی کی یاد ستانے لگتی ہے۔ اور اس وقت تک چین نہیں آتا۔ جب تک اپنی موسم گرما کی قیام گاہ میں نہ چلے جائیں۔ اور پھر جب تک سردی نہ اُترے۔ وہاں سے ہلنے کا نام نہیں لیتے۔ حالانکہ لاہور میں بھی ایک پُرفضا مقام پر نہر کے کنارے ان کی شاندار کوٹھی موجود ہے۔ گرمی کے موسم ڈلہوزی سے آنا تو ان کے نزدیک اتنا بڑا مجاہدہ ہے کہ ایک دفعہ جبکہ موسم میں ابھی کچھ حدت باقی تھی۔ انہیں ایک آدھ دن کے لئے لاہور آنا پڑا۔ تو انہوں نے اس کا ایسے رنگ میں ذکر فرمایا۔ کہ گویا انہوں نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ کیا ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ "پیغام صلح" اپنے "حضرت امیر" کی اس روش کی طرف بھی متوجہ ہو:۔

دراصل "پیغام صلح" آج کل اس قماش کے افراد کے ہاتھوں میں ہے۔ جو اخلاص اور محبت کے جذبات سے بالکل کورے ہیں۔ بھلا وہ شخص جو اپنے والدین اور اپنے بزرگوں کے احسانات کی ذرہ بھر بھی پروا نہ کرتا ہوا ان سے شرمناک غداری کر چکا ہو حتےٰ کہ مذہب کو بھی آریوں کے ہاتھ فروخت کر دینا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھتا رہا ہو۔ وہ اس اخلاص اور محبت کا خیال بھی کیونکر کر سکتا ہے جو ایک مخلص مرید کو اپنے پیشوا سے ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ ایسے لوگ جب جماعت احمدیہ کو اپنے امام کے ساتھ محبت اور فداکاری کا اظہار کرتے دیکھتے ہیں۔ تو جل اُٹھتے ہیں اور بے ہودہ طعن و تشنیع سے اپنے سینہ کی آگ بجھانے کی کوشش کرتے ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق "پیغام صلح" کے اعتراضات اسی رنگ کے ہوتے ہیں:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت کے متعلق روزمرہ کی اطلاع کا شائع ہونا بھی "پیغام" کو سخت ناگوار ہے۔ حالانکہ وہ خود کچھ عرصہ سے اس کی نقل میں اپنے "حضرت امیر" کے متعلق اسی قسم کی رپورٹ شائع کرنے لگا ہے اور اس کے ساتھ اتارنے میں مصروف ہے۔ اس نے اپنے لئے یہ الفاظ ریزرو کر رکھے ہیں۔ کہ "بدستور خدمات دینیہ میں مصروف ہیں"! اگر مولوی محمد علی صاحب کی صحت کی اطلاع کچھ وقعت رکھتی ہے

"شانِ مصلح موعودؓ" پر ایک نظر

مصری صاحب کے اوہامِ باطلہ کا ازالہ

۵

مصری صاحب لکھتے ہیں کہ الہام "اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا" میں اس کا مرجع بشیر اول نہیں۔ بلکہ وہ خود مصلح موعودؓ کو اس کا مرجع قرار دیتے ہیں۔ اور بشیر اول سے متعلقہ عبارت کو حذف کر کے مصلح موعود سے تعلق رکھنے والے الہام کو یوں لکھتے ہیں۔

"سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ عظمت اور دولت ہوگا" (شانِ مصلح موعود صـ۲۳۴)

عبارت کو یوں بدلکر مصری صاحب لکھتے ہیں:-

"احباب دیکھ لیں کہ عبارت اس کے ساتھ فضل ہے کیا ایک الگ مستقل عبارت ہے۔ یا کسی پچھلی عبارت سے وابستہ ہے۔ کیا اس عبارت میں لفظ اس کا مرجع صاف طور پر ایک وجیہہ اور پاک لڑکا اور ایک زکی غلام ذکر نہیں کیا گیا۔ کیا یہ درست نہیں کہ ان تمام صفات سے مصلح موعود ہی مراد ہے۔ ..... صـ۲۳۴ گویا مرجع کو مدنظر رکھ کر عبارت یوں پڑھی جائے گی: اس کے ساتھ فضل ہے جو مصلح موعود کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ صـ۲۳۵

گویا مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی الہامی عبارت کو بدلکر اور درمیان سے بشیر اول سے تعلق رکھنے والے الہام کو کاٹ کر خود مصلح موعود کو اس کا مرجع بنا دیا ہے تا یہ ثابت نہ ہوسکے کہ یہ فضل نامی آنے والا بشیر اول کے ساتھ آنے والا تھا۔ یعنی اس کے بعد بلا توقف پیدا ہونے والا تھا۔ اور اس کا مرجع بشیر اول ہے نہ کہ خود مصلح موعود چونکہ اس جگہ فضل مصلح موعود کا الہامی نام تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الہام کے ذکر کے ساتھ سبز اشتہار میں فرمایا۔ پس مصلح موعود کا الہامی نام فضل رکھا گیا۔ مصری صاحب کے اس طرح درمیانی عبارت کو جو بشیر اول کے متعلق تھی کاٹ دینے کے بعد عبارت یوں بے معنی بن جاتی تھی۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکے (مصلح موعود) کے ساتھ فضل (مصلح موعود) ہے۔ جو (مصلح موعود) اس کے (مصلح موعود کے) آنے کے ساتھ آئے گا۔ یعنی مصلح موعود کے ساتھ مصلح موعود آئے گا۔ اس لئے مصری صاحب نے اس کو بامعنی بنانے کے لئے یہ لکھا ہے۔ مصلح موعود کا فضل صفاتی نام ہے علم نہیں۔ جس طرح بشیر اول کا نام حضرت صاحب نے مہمان لکھا ہے۔ اسی طرح مصلح موعود کا نام فضل لکھا ہے۔ یہ نام علم نہیں۔ چونکہ مصلح موعود فضل کا مورد ہوگا۔ اس لحاظ سے خود بھی فضل کہلائے گا۔ اور عبارت بالا کا مفہوم یہ بن جائے گا۔ کہ اس وجیہہ اور پاک لڑکے کے ساتھ خدا کی تائیدات اور نصرتیں ہوں گی۔ جو اس کے آنے کے ساتھ اتریں گی۔

مصری صاحب نے اس کا مرجع بشیر اول کو قرار دینے والے علماء کرام کو اپنی مطلب برآری کے لئے خیانت کرنے والا قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو شانِ مصلح موعود صـ۲۳۵

مگر حقیقت حال جس سے اب پردہ اٹھایا جائے گا۔ یہ ثابت کر رہی ہے کہ مطلب برآری کے لئے خیانت اور چالاکی کے مرتکب خود مصری صاحب ہو رہے ہیں۔ چنانچہ مصری صاحب نے اپنی مطلب برآری کے لئے یوں دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس سے لے کر مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے تک بشیر اول کے متعلق پیشگوئی ہے، اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ جس کا منشاء یہ ہے کہ ان دونوں عبارتوں کو آپس میں ملا کر ایک لڑکے کا ذکر نہ سمجھا جائے۔

مصری صاحب نے خود ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف یہ خیال منسوب کر کے کہ بشیر اول سے متعلق عبارت کو پیشگوئی کے درمیان سے کاٹ دینا چاہیئے۔ بشیر اول سے متعلق حصہ کو کاٹ کر" اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا" میں اس کے مرجع کو خود مصلح موعود ہی بنا دیا۔ چنانچہ مصری صاحب لکھتے ہیں

"حضرت اقدس اس وقت ان دونوں عبارتوں میں فرق نہیں سمجھ سکے۔ اور ان دونوں کو ایک ہی لڑکے کے متعلق سمجھ کر ان کو مسلسل لکھ دیا۔ لیکن جب یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو یہ کھلا کہ درمیانی عبارت بشیر اول کے متعلق ہے۔ تو فرمایا کہ اس کے ساتھ فضل ہے سے جو عبارت شروع ہوتی ہے۔ وہ آخر تک مصلح موعود کے متعلق ہے۔ اس کو بشیر اول والی عبارت سے نہ جوڑو بلکہ مصلح موعود والے حصہ کے ساتھ جوڑو" (شانِ مصلح موعود صـ۲۳۶)

مصری صاحب کی دو خیانتیں

مندرجہ بالا تحریر میں مصری صاحب نے دو خیانتوں سے کام لیا ہے۔ ایک تو یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف یہ جھوٹ موٹ منسوب کر دیا ہے کہ آپ نے دونوں عبارتوں کو ایک لڑکے کے متعلق سمجھ کر خود انہیں مسلسل لکھ دیا ہے۔ یعنی مصری صاحب دھوکہ سے اپنی کتاب کے قارئین کے یہ ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں۔ کہ ہر دو لڑکوں کے متعلق الہامات مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی عبارت کی ترتیب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم کی ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے الہامات اس تسلسل و ترتیب سے نازل نہیں ہوئے۔ جس ترتیب سے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں بلکہ دونوں لڑکوں بشیر اول متوفی اور بشیر ثانی (مصلح موعود) کے متعلق الہامات الگ الگ نازل ہوئے تھے۔ جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ہی جوڑ جاڑ کر اور دونوں کے ذکر کو مخلوط کر کے ایک تسلسل قائم کر دیا۔

دوسرا امر از راہ خیانت مصری صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کی طرف یہ منسوب کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا والی عبارت کو بشیر اول کے ذکر والی عبارت سے نہ جوڑو بلکہ مصلح موعود والے حصہ سے جوڑو۔ حالانکہ یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہرگز نہیں فرمائے۔ بلکہ یہ مصری صاحب کے خود ایجاد کردہ الفاظ ہیں جنہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کر کے اصل الہام سے بشیر اول سے متعلقہ عبارت کو درمیان میں کاٹ کر پیش کرنے میں اپنے آپکو حق بجانب قرار دینا چاہیئے۔ پس ان کی یہ خیانت تو ظاہر ہی ہے

الہام میں تسلسل خدا تعالیٰ کیطرف سے ہے

لیکن مصری صاحب کی پہلی خیانت کو بے نقاب کرنے کے لئے میں اس جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو تحریریں پیش کرتا ہوں جن سے صاف کھل جائے گا کہ الہام میں یہ تسلسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے از خود قائم نہیں کیا بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے الہام اسی تسلسل سے نازل ہوا تھا۔ جس تسلسل میں حضور نے اشتہار ۲۰ فروری میں درج فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکتوب بنام حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے آخر میں فرماتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"چونکہ اس پسر متوفی (بشیر اول ناقل) کو اس آنے والے فرزند (مصلح موعود ناقل) سے تعلقات شدید تھے۔ اور اس کے وجود کے لئے یہ بطور ارہاص تھا۔ اس لئے الہامی عبارت میں جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں درج تھی۔ ان دونوں کے ذکر کو ایسا مخلوط کیا گیا۔ کہ گویا ایک ہی ذکر ہے"۔

اسی طرح حضور سبز اشتہار کے صلا۲ پر فرماتے ہیں :-

"بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے۔ بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا"۔

اب دیکھئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ چونکہ بشیر اول بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے ان دونوں کے ذکر کو مخلوط کیا گیا۔ یعنی ان دونوں کا ذکر کسی ہستی نے عمداً اور جان بوجھ کر مخلوط کیا ہے۔ تا بشیر اول کا ذکر بشیر ثانی سے پہلے اس امر پر دال ہو۔ کہ بشیر اول بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ چونکہ اس الہام کی اشاعت کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ امر نہیں سمجھ سکے تھے۔ کہ اس الہام میں دو بشیروں کا ذکر ہے۔ جن میں سے ایک بطور ارہاص ہے اس لئے یہ امر حضرت صاحب کی طرف تو منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ کہ آپ نے خود ان دونوں لڑکوں کے متعلق الہامات میں ایک تسلسل خود قائم کیا ہے۔ کیونکہ الہامات کا یہ تسلسل ایک حکمت کے ماتحت تھا۔ تا بشیر اول کا ارہاص ہونا ثابت ہو اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس وقت اس حکمت کو نہیں سمجھ رہے تھے کیونکہ آپ اس ساری پیشگوئی کو ایک ہی لڑکے کے متعلق خیال فرما رہے تھے۔ اس لئے یہ امر حضرت صاحب کی طرف تو منسوب نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ نے خود اس حکمت کے ماتحت الہامات میں تسلسل رکھا تا کہ بشیر اول کا ارہاص ہونا ثابت ہو۔ بلکہ یہ تسلسل کسی اور حکیم ہستی کی طرف منسوب ہوگا۔ جو اس وقت اس حکمت کو سمجھ کر بشیر اول سے متعلقہ عبارت کا ذکر مصلح موعود سے متعلقہ الہام سے مخلوط کر رہی تھی۔ اور یہ ہستی خود خدا تعالیٰ کی ہی ہو سکتی ہے۔ جس نے یہ الہام نازل فرمایا :-

پس مصری صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف یہ منسوب کرنا۔ کہ آپ نے از خود الہام میں ایک تسلسل قائم کر دیا تھا۔ سراسر ان کی بناوٹ ہے۔ تا وہ اس بناوٹ سے اپنے خیال کو تقویت دے کر پیش کر سکیں مگر اب حقیقت کے بے نقاب ہونے پر ہر سلیم الفطرت انسان پر یہ امر واضح ہے کہ جب الہام کا یہ تسلسل خدا کی طرف سے ہے۔ تو پھر کسی شخص کو حق نہیں پہونچ سکتا۔ کہ درمیانی حصہ جو بشیر اول کے متعلق ہے کاٹ کر بعد والی عبارت کو پہلی سے جوڑ کر لکھدے۔ نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا کہنے کی ہدایت دے سکتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جب یہ امر منکشف ہو گیا۔ کہ درحقیقت یہ پیشگوئی دو سعید لڑکوں پر مشتمل تھی۔ تو آپ نے صرف اس حقیقت کا اعلان فرمایا ہے۔ کہ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ سے پہلی الہامی عبارت "خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے سے لے کر مبارک وہ۔ جو آسمان سے آتا ہے" تک بشیر اول کے متعلق ہے۔ اور اس سے بعد کی عبارت مصلح موعود کے متعلق۔ اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ اس الہامی تسلسل کو توڑ دو۔ اور درمیانی عبارت کو درمیان سے کاٹ کر لکھدو جس طرح مصری صاحب نے جوڑ توڑ کیا ہے۔ بلکہ الہام کا تسلسل تو اسی طرح قائم رہے گا۔ جس تسلسل میں خود خدا تعالےٰ نے اسے نازل فرمایا ہے۔ خدا کے قائم کردہ تسلسل توڑنے کا کسی شخص کو کوئی حق نہیں۔ ہاں الہام کے ایک حصہ کو بشیر اول کے متعلق سمجھا جائے گا۔ اور دوسرے حصہ کو مصلح موعود کے متعلق۔

پس جب الہامی تسلسل پہلا ہی قائم رہا۔ تو اب یہ الہامی عبارت یوں ہوئی :-

"سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ۔ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنمو ائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ وہ رجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ و عظمت و دولت ہوگا۔ الخ۔"

"اُس" کا مرجع بشیر اوّل ہے

خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے سے پہلی عبارت مصلح موعود کے لئے ہے۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے سے لے کر مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے تک بشیر اول کے متعلق ہے۔ جو بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص ہے۔ اور بعد کی عبارت اس بشیر اول والی عبارت کے تسلسل میں ہی بشیر ثانی یا مصلح موعود کے لئے ہے۔ گویا بشیر اول کا ذکر درمیان میں مخلوط کیا گیا۔ تا اس کا ارہاص ہونا ظاہر ہو۔ چونکہ یہ تسلسل خدا کا قائم کردہ ہے جسے توڑا نہیں جا سکتا۔ اس لئے اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ میں اُس کا مرجع اس تسلسل عبارت کو ملحوظ رکھتے ہوئے بشیر اول ہی ہو سکتا ہے۔ نہ کہ وجیہہ۔ اور پاک لڑکا مصلح موعود۔

پس اب اس الہام کا مفہوم یہ بنا۔ کہ وجیہہ اور پاک لڑکا جو مصلح موعود ہے۔ اور جس کا نام فضل بھی ہے وہ اس بشیر اول کے (جو اس کا ارہاص ہے) ساتھ ہے۔ جو (مصلح موعود) اس (بشیر اول) کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ یعنی اس کے بعد بلا توقف ہوگا۔

پس چونکہ خدا تعالےٰ کا الہامی قائم کردہ تسلسل قائم رہے گا۔ اس لئے مصری صاحب کا درمیانی عبارت کو حذف کر کے لکھنا۔ اور پھر اس کا مرجع وجیہہ اور پاک لڑکے کو بتا دینا سراسر غلط ہے :-

علمائے سلسلہ کے متعلق مصری صاحب کا اعتراض

مصری صاحب نے علمائے سلسلہ احمدیہ کے متعلق یہ بھی لکھا ہے۔ کہ انہوں نے ساتھ یعنی بعد اور بلا توقف بنانے میں بہت سی تاویلوں سے کام لیا ہے (شان مصلح موعود صلا۲۳) لیکن حقیقت الامر یہ ہے کہ ساتھ یعنی بلا توقف لینے میں ہمیں قطعاً کسی تاویل سے کام نہیں لینا پڑا۔ کیونکہ سبز اشتہار میں جب بشیر اول کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الہامی تقسیم سے واضح ہو گیا کہ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا کا الہام مصلح موعود کے متعلق ہے۔ تو اب بشیر اول کی وفات پر ساتھ کا لفظ بغیر کسی تاویل کے بلا توقف کے مفہوم کو ہی ظاہر کرے گا۔ کیونکہ بشیر اول تو فوت ہو چکا۔ اب مصلح موعود کے اس کے ساتھ آنے کے سوائے بجز اس کے اور کچھ بن ہی نہیں سکتے کہ وہ بشیر اول کے بعد اور بلا توقف پیدا ہوگا۔ اگر تو اس جگہ ساتھ کے معنی کچھ اور بھی ہو سکتے تب مصری صاحب یہ کہنے میں حق بجانب ہوتے کہ ساتھ کی تاویل کر کے اسے بلا توقف کے معنوں میں لیا گیا ہے۔ مگر اس جگہ تو اب ساتھ کے معنی بلا توقف کے اور کچھ بن ہی نہیں سکتے :-

پھر عجیب بات یہ ہے کہ ساتھ کا لفظ جو اس جگہ بلا تاویل بلا توقف کے معنے دے رہا ہے وہ تو مصری صاحب کے خیال میں تاویل طلب ہونے کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ اسے بلا توقف کے ثبوت میں پیش کیا جائے لیکن مصری صاحب کو یہ امر بھول گیا ہے۔ کہ سبز اشتہار صٓ پر بلا توقف ہونے کا ذکر استنباط کرنے کے ضمن میں انہیں کن رکیک تاویلات سے کام لینا پڑا ہے۔ پہلے محمود کی پیشگوئی کا اشارہ کشف کی طرف مانا ہے۔ پھر کشف میں بلا توقف کا ذکر قرار دیا ہے۔ حالانکہ وہاں قطعاً بلا توقف لڑکے کی پیدائش کا ذکر نہیں۔ یہ سب کچھ مصری صاحب کے نزدیک جائز ہے۔ مگر ہمارا صریح طور پر ساتھ کا لفظ بلا توقف کے معنوں میں دکھانا قابل اعتراض ہے

مصری صاحب کی علمی غلطی

مصری صاحب نے اپنے مضمون کے اس حصہ میں پھر اسی علمی غلطی کا ارتکاب کیا ہے۔ جس کی طرف میں اپنے کسی پہلے مضمون میں اشارہ کر چکا ہوں یعنی اس جگہ انہوں نے فضل کو مصلح موعود کا صفاتی نام قرار دے کر اس کے علم ہونے سے انکار کیا ہے۔ حالانکہ صفاتی نام جو لقب یا خطاب کی صورت میں ہوں گو وہ ذاتی نام نہیں کہلاتے۔ تاہم ان کے علم ہونے سے کسی اہل علم کو انکار نہیں ہو سکتا۔ پس فضل اور محمود اور فضل عمر جو مصلح موعود کے وہ نام ہیں جو اسے خدا کی طرف سے دیئے گئے۔ بے شک یہ نام اس کی صفات کی طرف مشیر ہیں۔ لیکن صفاتی نام ہونے کے باوجود ان کے علم ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ ان ناموں کے ذریعہ اس جگہ ایک خاص معروف شخصیت کا پتہ دیا جا رہا ہے۔

مصری صاحب نے مثالاً لکھا ہے رحمۃ للعالمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صفاتی نام ہے علم نہیں۔ حالانکہ یہاں بھی انہوں نے ویسی ہی غلطی کھائی ہے بے شک رحمۃ للعالمین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صفاتی نام ہے۔ اور یہ وہ لقب ہے جو خدا کی طرف سے آپ کو ملا۔ مگر چونکہ یہ معرفہ شخصیت کا پتہ دے رہا ہے۔ اور اس نام کے سنتے ہی فوراً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفہ شخصیت ذہن میں آجاتی ہے۔ اس لئے یہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ہے۔ گو ذاتی نام نہیں۔ کیونکہ ذاتی نام آپ کا صرف محمد ہے۔

خلاصہ مضمون

الغرض سبز اشتہار صفحہ ۱۷ و ۲۱ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سراج منیر کی تحریر کے مطابق صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کی خبر دی ہے۔ اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے وجود میں اس کے پورا ہونے کا اعلان فرمایا ہے۔ اور چونکہ صفحہ ۱۷ و ۲۱ کے متعلق مصری صاحب کو بھی مسلم ہے۔ کہ ان میں مصلح موعود کی پیشگوئی بیان کی گئی ہے۔ اور الہام اس کے ساتھ فضل ہے۔ گو مصری صاحب مصلح موعود کے متعلق ہی تسلیم کرتے ہیں۔ لہذا یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہونے والے محمود کو سراج منیر میں مصلح موعود قرار دیا ہے۔ اور چونکہ اس لڑکے کے متعلق مصری صاحب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ سبز اشتہار صفحہ ۷ والی پیشگوئی کا مصداق ہے لہذا ثابت ہو گیا۔ کہ صفحہ ۷ والا محمود اور صٓ۱۷ و صٓ۲۱ والا محمود جو مصلح موعود ہے ایک ہی شخصیت ہے نہ کہ دو الگ الگ شخصیتیں اور سبز اشتہار کے صفحہ ۷ و ۱۷ و ۲۱ پر ایک ہی محمود کی پیشگوئی ہے۔ نہ کہ دو محمود نامی شخصیتوں کی۔

غرض مصری صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے مصلح ہونے کے خلاف جس قدر دلائل پیش کئے ہیں وہ تمام کے تمام دور از صداقت ہیں۔ اور اگر کوئی شخص انصاف سے کام لے اور ضد اور تعصب سے پاک ہو کر غور کرے تو اسے مصری صاحب کی ... صداقت حق روشن اچھی طرح آشکار ہو جائے گی۔ خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری

وفد جوبلی فنڈ ضلع شیخوپورہ کی کوشش

اور

جماعتوں کا شاندار اخلاص

سید لال شاہ صاحب امیر جماعت آنبہ اور سید سردار احمد صاحب ساکن شاہ مسکین پر مشتمل ایک وفد علاقہ شیخوپورہ کی انجمنوں میں دورہ کر رہا ہے۔ ان کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ قبل ازیں زمیندارہ جماعتوں کو جوبلی فنڈ کے چندہ کی اہمیت نہیں بتلائی گئی۔ اب جبکہ ذیل کی جماعتوں کو اس چندہ کی اہمیت بتلائی گئی تو انہوں نے اپنے پہلے وعدوں کی نسبت کئی گنا زیادہ اس چندے کے وعدے لکھوائے۔ وہ جماعتیں یہ ہیں۔

نام جماعت	پہلا وعدہ	موجودہ وعدہ	رقم اضافہ
شاہ مسکین	۷۵	۳۳۶	۲۶۱
بھینی	۲۵	۲۰۳	۱۷۸
سیدوالا	×	۱۲۸	۱۲۸
پنڈی چری	۳۲	۹۰	۵۸

میں ممبران وفد کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ان جماعتوں کا بھی جنہوں نے ان کی تحریک سے اس چندہ میں خاص طور پر حصہ لیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء دیگر اضلاع کے ممبران وفد سے درخواست ہے کہ وہ بھی تمام جماعتوں کو اس چندہ کی اہمیت اچھی طرح ذہن نشین کر کے زیادہ سے زیادہ وعدہ لیں۔ اور چندہ کی ادائیگی کے لئے بھی خاص طور پر توجہ دلاتے رہیں۔ کیونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ ناظر بیت المال قادیان

ریاست جینبہ کے حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۴ اگست کو عدالت کا وقت ختم ہو جانے کے بعد شیخ غلام نبی صاحب کے مقدمہ ۱۲۴ الف کی اپیل کی سماعت جیل کی چار دیواری کے اندر کی گئی۔ تعجب ہے کہ بلا کسی اطلاع کے سماعت ہوئی۔ بدیں وجہ کوئی رشتہ دار وہاں موجود نہ تھا۔ جناب چیف جوڈیشل آفیسر صاحب نے عدالت ابتدائی کی غیر قانونی کارروائی پر غور کرتے ہوئے مقدمہ پھر عدالت ابتدائی میں بغرض پیش کرنے شہادت صفائی ریمانڈ کیا گیا۔ صاحب موصوف کے اس حکم سے باشندگان جینبہ کو بے حد خوشی ہوئی۔ کہ شیخ صاحب کی بیڑیاں کاٹ دی گئیں۔ مگر باشندگان جینبہ اس بات پر اس وقت تک بھی حیران ہیں۔ کہ شیخ صاحب کی درخواست ہائے انتقال مقدمہ پر کیوں غور نہیں کیا گیا۔ حالانکہ یہ اشد ضروری تھا۔ کیونکہ ان کے متعلق عدالت ابتدائی کا رویہ بالکل نمایاں ہو چکا ہے۔

۱۵ اگست شیخ غلام نبی صاحب کے ریمانڈ شدہ مقدمہ کی سماعت جیل کی چار دیواری میں کی گئی۔ شیخ صاحب نے ایک تحریری درخواست بدیں امر پیش کی۔ کہ درخواست انتقال مقدمہ پیش کرنے کے لئے مہلت دی جائے۔ عدالت نے دس یوم کی مہلت دے دی باشندگان جینبہ امید کر رہے ہیں۔ کہ عدالت اپیل مقدمہ کسی دوسری عدالت میں منتقل کر دے گی۔

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو میموریل باشندگان ریاست جینبہ نے جناب ریذیڈنٹ صاحب بہادر کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ وہ کونسل جینبہ کے پاس آگیا ہے۔ مگر ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ حکام جینبہ نے اس پر کیا کارروائی کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ نامہ نگار

سوالات کے جوابات

مردوں کیلئے سونا اور ریشم کیوں حرام ہے؟

از ابوالبرکات جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی

(سوال) حدیث میں مسلمان مردوں پر سونا اور ریشم حرام کیا گیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں آیت قل من حرم زينة الله التى اخرج لعبادہ کے رو سے سونا اور ریشم اگر زینت کی چیزوں میں داخل ہے تو اس کی حلت ثابت ہوتی ہے نہ کہ حرمت۔ اور انہیں حرام قرار دینا مفاد آیت کے صریح خلاف ہے۔

جواب (۱) زینت کا لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔ جس کا مفاد معنوی اخرج لعبادہ کے قرینہ سے صنعت ایجاد کے معنوں میں ہے۔ اور آیت زين للناس حب الشهوات من النساء والبنين والقناطير المقنطرة من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذالك متاع الحيوة الدنيا والله عنده حسن المآب میں علاوہ اور چیزوں کے سونے اور چاندی کے ڈھیروں کو بھی اسباب زینت سے قرار دیا گیا ہے۔ پس اگر سونا اور اسباب زینت سے ہے۔ تو مسلمان مردوں کو جن کے پاس سونے کے ڈھیر ہیں۔ یا اشرفیاں اور پونڈ ہیں۔ اور وہ بطور متاع اور لین دین کے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ انہیں شریعت کہاں منع کرتی ہے۔ اور کب شریعت نے ان پر اس طرح کا استعمال حرام کیا۔ اسیطرح ریشم کے کپڑے اگر کسی کے پاس ہیں اور وہ اس نے بطور متاع گھر میں رکھے ہیں۔ یا ان کی خرید و فروخت کرتا ہے۔ تو اسے بھی شریعت نے حرام نہیں کیا۔ اور بعض استثنائی صورتوں میں جائز بھی رکھا ہے۔ جیسے حضرت عمرؓ نے سراقہ کے ہاتھ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے کی غرض سے سونے کے کڑے پہنائے۔ اسی طرح بعض امراض اور عوارض سے محفوظ رہنے کے لئے ریشم بطور علاج جائز ہے۔ بلکہ ایک حد تک تو ریشم خاص مقدار تک جائز بھی رکھا گیا ہے۔

(ب) اگر زیور سونے کے یا لباس ریشم کے پہننے کے متعلق سوال ہے۔ تو مسلمان عورتیں دونوں استعمال کرتی ہیں۔ اور قومی عرف میں جس طرح بعض چیزیں مردوں کے لئے مخصوص ہیں۔ اسی طرح بعض عورتوں کے لئے ہیں۔ مثلاً اگر کسی مرد کو کسی سے سونے کی بالیاں یا کانٹے یا پازیبیں تحفۃً ملیں۔ تو وہ سمجھ لے گا۔ کہ یہ تحفہ اگرچہ مجھے دیا گیا ہے۔ لیکن یہ تحفہ میری بیوی یا لڑکیوں یا بہنوں کے لئے ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ ایسے زیورات مستورات پہنتی ہیں نہ کہ مرد۔ اسی طرح اگر کسی عورت کو اپنے اہل قرابت سے کوٹ اور عمامہ بطور تحفہ ملے۔ تو وہ سمجھ لیتی ہے۔ کہ یہ میری ذات سے تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ میرے مرد رشتہ داروں کے لئے ہے اور وہ خود نہیں پہنتی۔ بلکہ اپنے شوہر کو یا اپنے بیٹوں کو پہننے کے لئے دے دیتی ہے۔ پس عورتیں جو قوم کا حصہ ہیں ان کا سونے کے زیورات یا ریشمی ملبوسات پہننا قومی نسبت اور عرف کے لحاظ سے قوم کے استعمال کے منافی نہیں۔

(ج) بعض دفعہ بعض حلال چیزیں خاص حالات کے ماتحت ممنوع اور حرام بھی ہو جاتی ہیں۔ جیسے روزہ کی حالت میں۔ اور اعمال حج کے موقع پر بحالت احرام کئی حلال چیزیں ایک خاص وقت تک حرام اور ممنوع ہو جاتی ہیں۔ بعض وقت مصلحات قوم۔ اصلاح اور تربیت قوم کے لئے بعض چیزوں کو یا کسی ایک چیز کو وقتی مصلحت کے ماتحت ممنوع قرار دے دیتے ہیں۔ جیسے طالوت کی نسبت قرآن کریم میں لکھا ہے۔ کہ انہوں نے نہر سے سیر ہو کر پانی پینے سے منع کر دیا۔ اور چلو بھر پانی پینے پر قانع ہونے کے لئے حکم دیا۔ اور حضرت موسٰے علیہ السلام نے ایک عرصہ تک ایک ہی قسم کے کھانے کے لئے ہدایت فرمائی جس کے متعلق قوم موسٰےؑ کے لوگ لن نصبر علی طعام واحد کہتے ہوئے چلا اٹھے۔ کہ ایک طعام پر صابر رہنا یہ ہم سے نہیں ہو سکتا اسی طرح کی مصلحت کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہلے اپنے ہاتھ سے اتار کر پھینکی۔ پھر مسلمان مردوں کو بھی سونے کی انگشتری پہننے سے منع فرمایا۔ اور آج اسی طرح کی مصلحت کے ماتحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے انیس ۱۹ مطالبات کو قومی اصلاح و تربیت کی غرض سے پیش کیا۔ جن میں سے ایک مطالبہ ایک قسم کے کھانے کے متعلق ہے۔ جس پر خدا کے فضل سے سعید روحیں۔ اور مخلص احمدی احباب بانشراح صدر عمل دکھا رہے ہیں۔ بلکہ مردوں کو لباسوں اور عورتوں کو نئے زیورات بنانے اور پہننے میں بھی حد بندی اور کفایت شعاری کے لئے توجہ دلائی گئی ہے۔ جس پر بھی عمل ہو رہا ہے۔ پس اسی طرح کی ہدایت مردوں کیلئے ریشم اور سونے کے استعمال کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہو سکتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" سے چند ضروری سوالات

مولوی محمد علی صاحب کی چٹھی مخفی کیوں رکھی گئی

الفضل ۱۹ اگست میں ایک ممبر صاحب نے مولوی محمد علی صاحب کی ایک چٹھی کا ذکر کیا ہے۔ جو مولوی صاحب نے حال ہی میں اپنے احباب کو بھیجی ہے۔ اور اس میں لکھا ہے کہ "ایسی وصیت کو (حضرت مسیح موعودؑ نے) ایک حکم قرار دیا ہے۔ اور اس سے روگردانی کرنے والے کو منافق ٹھہرایا ہے" جہانتک مجھے معلوم ہے اخبار پیغام صلح میں ایسی چٹھی شائع نہیں کی گئی۔ بلکہ مخفی طور پر غیر مبایعین کے خاص حلقہ میں بھیجی گئی ہے۔ اگر یہ درست ہے تو اسکے اخبار میں شائع نہ کرنے کی کیا وجہ ہے؟ نیز یہ بتایا جائے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب پر یہ انکشاف کب ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی وصیت نہ کرنے والے کو منافق قرار دیا ہے؟ اس جگہ میں یہ بحث نہیں کرنا چاہتا۔ کہ یہ وصیت اصلی اور حقیقی بہشتی مقبرہ سے کوئی تعلق رکھتی ہے یا نہیں جو خدا کے رسول کے تخت گاہ میں موجود ہے۔ اس پر ممبر صاحب نے کافی بحث کی ہے۔ میں صرف یہ پوچھتا ہوں۔ کہ جس وصیت کی مولوی صاحب موصوف نے تحریک کی ہے۔ اور اس سے روگردانی کرنیوالے کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ کے مطابق منافق بتایا ہے۔ اس وصیت کے متعلق جناب مولوی صاحب کو کب انکشاف ہوا؟ اگر اب اختلاف سے پچیس برس گزرنے کے بعد معلوم ہوا ہے تو ماننا پڑے گا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اختلاف کی بنا ڈالتے وقت مولوی محمد علی صاحب رسالہ الوصیت کو بھی نہیں سمجھتے تھے۔ اگر کہو کہ نہیں کہ انکو تو پہلے سے یہ معلوم تھا۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ انہوں نے اس علم کو اتنے لمبے عرصہ تک چھپائے کیوں رکھا۔ کیا یہ اخفاء حق نہیں ہے؟

پھر یہ بھی بتائیں کہ جو غیر مبایعین آج تک "ایسی وصیت" کرنے کے بغیر فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محولہ بالا ارشاد کے مطابق آپ لوگوں کا انکے متعلق کیا عقیدہ ہے؟

براہ کرم اس سے بھی مطلع فرمائیں کہ مولوی صاحب کی اس چٹھی کے بعد آجتک کتنے لوگوں نے وصیتیں کی ہیں؟ اگر کسی نے "ایسی وصیت" کی ہے۔ تو انکے نام اور ان کی وصیت آپکے اخبار میں کیوں شائع نہیں ہوئی؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو تحریر فرمایا ہے کہ "ضروری ہوگا کہ وہ کم سے کم دو اخبارون میں اسکو شائع کرا دیں" اس لئے اگر چٹھی مخفی رکھی گئی ہے تو وصیتیں تو مخفی نہیں رکھی جا سکتیں۔ ہاں اگر ابھی تک کسی نے بھی "ایسی وصیت" نہیں کی بلکہ سب روگردانی کر رہے ہیں۔ تو فرمائیے کہ آپکے احباب پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتوٰے میں سے کونسا لفظ صادق آتا ہے؟

یہ چند سوالات ادب سے پیش خدمت ہیں انکا جواب تہذیب سے واضح الفاظ میں عنایت فرماویں۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

شام چوراسی

مولوی عبد الحکیم صاحب لکھتے ہیں احباب کے دو گروپ بنائے گئے جنہوں نے گردونواح کے دیہات میں تبلیغی کام سرانجام دیا۔

وزیر آباد

ایس۔ ایم عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں حسب پروگرام دو وفد باہر بھیجے گئے۔ جنہوں نے مختلف مقامات میں تبلیغ کی۔ پہلے وفد نے الہ آباد میں بھی تبلیغ کی۔

باڑی پورہ کشمیر

راجہ غلام محمد خان صاحب لکھتے ہیں۔ جماعت کے آدمیوں نے کئی دیہات میں پھر کر تبلیغ کی۔ دو گاؤں میں نہایت لطیف اور عام فہم پیرایہ میں تقریریں کی گئیں۔

چک نمبر ۱۶۶ مراد

سید تفضل محمد شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ جماعت کے احباب مختلف حصوں میں پھیل کر دن بھر تبلیغ کرتے رہے۔

کالوخان صوبہ سرحد

اعزاز اللہ صاحب لکھتے ہیں مختلف حصوں میں تبلیغ کی گئی۔ بہت سے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ زیر تبلیغ اصحاب میں کانگرسی مسلم لیگی شامل تھے۔ مسجدوں کے طالب علم اور مولوی لوگ دکاندار زمیندار غرض ہر قسم کے لوگوں کو پیغام احمدیت سنایا۔

کاٹھ گڑھ

مولوی عطاء اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ جماعت کے پانچ وفد بنائے گئے۔ ہر ایک وفد کے چھ چھ افراد تھے جن کے سپرد دو گاؤں کئے گئے۔ بیس کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔

کراچی

محمد نواز صاحب لکھتے ہیں۔ یوم التبلیغ نہایت عمدگی سے منایا گیا۔ احباب احمدیہ ہال میں جمع ہو گئے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اس موقعہ پر مختصر سی تقریر کی۔ جس میں تبلیغ کی اہمیت کی طرف دوستوں کو توجہ دلائی۔ بعد ازاں آٹھ گروپ بنائے گئے۔ صبح سے شام تک تقریباً پانچ ہزار مختلف قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

مونگھیر (بہار)

سید عبد الستار صاحب لکھتے ہیں ایک وفد جمال پور روانہ کیا گیا۔ جس نے بہت سے غیر احمدی دوستوں کو تبلیغ کی۔ دوسرے وفد کے سپرد شہر مونگھیر تھا۔ یہ خدام الاحمدیہ کے ممبروں کا وفد تھا۔ جو ایک سائن بورڈ لئے ہوئے تبلیغی فرض ادا کر رہے تھے۔ اس بورڈ کو پڑھ کر لوگ ہمارے پاس جمع ہو جاتے۔ اور ہم تبلیغ کا کام سرانجام دیتے۔ اسی طرح باقی وفود نے بھی عمدگی سے کام کیا۔

سٹروعہ

علی محمد صاحب لکھتے ہیں۔ ۳۰ جولائی کو تمام احباب ٹریکٹ لے کر مختلف محلوں میں پھیل گئے۔ اور تقسیم ٹریکٹ کی۔ تقریباً ایک ہزار مرد و عورتوں کو کلمہ حق پہنچایا گیا

مردان

محمد الطاف صاحب جنرل سکرٹری لکھتے ہیں۔ دوستوں کے چند وفد بنا دیئے گئے۔ ایک وفد نے ہوتی بازار میں ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ٹریکٹ تقسیم کئے اور پانچ مقامات پر زبانی تبلیغ کی۔ بعض تعلیم یافتہ نوجوانوں کو زبانی اور بذریعہ لٹریچر تبلیغ کی۔ ایک دوست نے غیر احمدی اصحاب کو چائے کی دعوت دے کر تبلیغ کی۔

بھنڈورہ

ایم عبد الرشید خان صاحب لکھتے ہیں۔ ایک جلسہ کیا گیا۔ حاضری خاصی تعداد میں تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلتیں اور پاکیزہ زندگی پر مدلل تقریر کی گئی۔ نیز ٹریکٹ تقسیم کئے۔

بہاولپور چک ۱۲۷

چوہدری الیاس الدین صاحب لکھتے ہیں۔ دو وفد بنا کر مختلف دیہات میں تبلیغ کے لئے گئے۔

چک نمبر ۹۹ شمالی سرگودھا

حمید احمد صاحب مدرس ہیڈ کی والی لکھتے ہیں۔ کہ چک نمبر ۹۹ شمالی میں فرداً فرداً تبلیغ کی گئی۔ ٹریکٹ پڑھ کر سنائے گئے۔ زبانی بھی تبلیغ کی گئی۔

کوٹ رحمت خان

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ صبح سے لے کر شام تک تبلیغ کی گئی۔

محمود آباد سندھ

ملک محمد صادق صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ تمام دوستوں کے چار گروپ بنا کر تبلیغ کی گئی۔ آٹھ قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ سولہ مختلف مقامات میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ بعض لوگوں نے کچھ اعتراضات کئے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔

خانیوال

ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب لکھتے ہیں چار وفود کی صورت میں مختلف مقامات میں تبلیغ کی گئی۔ تقریباً ایک سو احباب کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات مسیح۔ اجرائے نبوت۔ وغیرہ مسائل سمجھائے گئے اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

مڈھ رانجھا

ضیاء الدین صاحب لکھتے ہیں۔ چار وفود بنا کر تمام دن تبلیغ کی گئی مختلف قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے اور پڑھ کر بھی سنائے گئے۔ تقریباً ۸۰ نفوس کو تبلیغ احمدیت کی گئی ہر جگہ کے لوگ خندہ پیشانی سے پیش آئے۔

جمشید پور

بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ جمشید پور اور اس کے گرد و نواح چار چار پانچ پانچ میل کے دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ چار گروپ بنائے گئے۔ جنہوں نے ہر طبقہ کے غیر احمدی احباب تک پیغام حق پہنچایا۔ کئی معززین کے گھروں میں جا کر لٹریچر دیا۔

کپورتھلہ

عبد الرحمن صاحب لکھتے ہیں۔ کہ کپورتھلہ کے جمیع احباب نے اپنے اپنے مذاق کے افراد کا انتخاب کر کے ان کو پیغام حق پہنچایا۔ مختلف قسم کے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اکثر غیر احمدی دوستوں نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات دیئے گئے۔ بعض لوگوں نے احمدیت کا لٹریچر پڑھنے کا وعدہ کیا۔

چک نمبر ۶ جنوبی ضلع سرگودھا

بشیر الدین صاحب سکرٹری لکھتے ہیں کہ تمام دوستوں نے بصورت گروپ ارد گرد کے ڈیروں پر جا کر نہایت احسن طور پر پیغام حق پہنچایا گیا۔

کھیوہ کلاس والہ

عبد الغنی صاحب عبد سکرٹری لکھتے ہیں۔ جماعت کے تمام دوستوں کو بصورت وفود ۲۵ دیہات میں بغرض تبلیغ بھیجا گیا مختلف قسم کے ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے اکثر لوگوں نے ہماری باتوں کو دلچسپی سے سنا۔

کالی کٹ

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری لکھتے ہیں۔ ہم تین گروپوں میں تبلیغ کے لئے نکلے۔ ایک گروپ نے مالاپرم میں جو کالی کٹ سے تیس میل کے فاصلے پر تعلیمی مرکز ہے۔ جا کر تبلیغ کے فرائض سرانجام دیئے۔ اور تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ شام کے وقت وکٹوریہ ٹاؤن ہال میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں میں نے تقریر کی۔

شاہ پور امرگڑھ

شیر محمد صاحب سکرٹری لکھتے ہیں۔ کہ ۳۰ جولائی کو احباب جماعت کے پانچ گروپ بنائے گئے۔ اور ہر ایک گروپ کو ٹریکٹ دیئے گئے۔ ۶ دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ لوگوں نے ہماری باتیں خوشی سے سنیں۔

نصرت آباد سندھ

غلام رسول صاحب سکرٹری لکھتے ہیں کہ ۳۰ جولائی کو جماعت کے سات وفد بنائے گئے۔ چند کتابیں اور ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ ۱۵۰ کے قریب آدمیوں کو پیغام حق پہنچایا۔

(مرتبہ صیغہ نشر و اشاعت دعوۃ و تبلیغ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

لاہور میں ہاؤس ٹیکس کے خلاف مظاہرے

لاہور۔ ۲۱ اگست ہاؤس ٹیکس کے نفاذ کے خلاف۔ لاہور میں جو ایجی ٹیشن شروع تھی۔ اس کے نتیجہ کے طور پر پراونشل کانگرس کمیٹی کی ہاؤس ٹیکس سب کمیٹی اور ریٹ پیئرز ایسوسی ایشن کی اپیل پر اہل لاہور نے کل مکمل ہڑتال کی۔ شہر کے کسی حصہ میں کوئی دوکان کھلی نہ تھی۔ تمام منڈیاں بند تھیں۔ یہاں تک کہ حجاموں ہوٹلوں۔ چھابڑی فروشوں اور تنور والوں نے بھی ہڑتال کی۔ غالباً ۱۹۲۰-۲۱ء کے عدم تعاون کے ایام کے بعد یہ پہلا موقع تھا۔ جب کہ ہندوؤں اور مسلمانوں نے اتحاد کا نظارہ پیش کیا۔ اور ایک مشترکہ کاز کے لئے کانگرسی اور مسلم لیگی سب مل گئے۔

۹ بجے صبح کے قریب مختلف محلوں اور بازاروں کے لوگ جتھوں اور چھوٹے چھوٹے جلوسوں کی صورت میں شاہ عالمی اور موچی دروازہ کے درمیان باغ میں آنے شروع ہو گئے۔ دس بجے تک تمام باغ بھر گیا۔ جلوس کی روانگی سے پیشتر ایک جلسہ ہوا جس میں میاں عبد العزیز۔ ڈاکٹر کچلو۔ میاں افتخار الدین۔ بیگم رشیدہ لطیف باجی۔ لالہ دنی چند بیرسٹر۔ اور دیگر اصحاب نے تقریریں کیں۔ اور لوگوں کو تلقین کی کہ وہ جلوس کے دوران میں اور ٹاؤن ہال کے قریب بالکل پر امن رہیں۔ ساڑھے دس بجے جلوس ٹاؤن ہال کی طرف ہاؤس ٹیکس کی تشخیص کے خلاف مظاہرہ۔ کرتے ہوئے روانہ ہوا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ قریباً ایک لاکھ اشخاص جلوس میں شامل ہوئے۔ جلوس کے ساتھ پانی کی سبیلوں کا انتظام تھا۔ اہل جلوس کے ہاتھوں میں کالی جھنڈیاں تھیں۔ جلوس انارکلی اور کچہری روڈ سے ہوتا ہوا ٹاؤن ہال کی طرف گیا۔ وہاں دیکھا کہ ٹاؤن ہال کی طرف جانے والے تمام راستے رکے ہوئے ہیں۔ اور پولیس کی ایک بھاری جمعیت کھڑی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ٹاؤن ہال کے نزدیک گراؤنڈ میں فوج کا بھی انتظام تھا۔ جب جلوس لوئر مال کی طرف سے ٹاؤن ہال کی طرف جانے لگا تو پولیس نے روکا اور کہا کہ صرف لیڈر آگے جائیں۔ مگر لوگوں نے خود آگے جانے کی کوشش کی۔ اس پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ لوگوں کا خیال تھا۔ کہ اعتراضات سننے کے لئے مسٹر میکناب خود موجود ہوں گے۔ مگر وہاں پولیس تھی۔ اس جوش میں لوگوں نے باغ کا جنگلا توڑ دیا اور آگے جانے کی کوشش کی جس پر پولیس نے کئی بار لاٹھی چارج کیا۔ جب پولیس والے لاٹھی چارج کر رہے تھے۔ تو بیگم رشیدہ لطیف باجی نے بطور پروٹسٹ یونی نسٹ پارٹی سے علیحدگی کے متعلق اعلان کر دیا۔ سکرٹری میونسپل کمیٹی نے لیڈروں سے کہا۔ کہ مسٹر میکناب شملہ سے نہیں آئے۔ مگر انہوں نے اعتراضات سننے کے لئے انتظام کر رکھا ہے۔ چنانچہ اندر ڈیڑھ سو کلرک بیٹھے ہیں۔ ڈیڑھ ڈیڑھ سو کے جتھوں میں لوگ اندر جائیں اور اعتراضات درج کراتے جائیں۔ مگر میاں عبد العزیز نے کہا کہ نوٹس میں لکھا ہے۔ کہ مسٹر میکناب اعتراضات سننے کے لئے خود موجود ہوں گے۔ اور چونکہ وہ موجود نہیں۔ اس لئے ہم بطور پروٹسٹ واپس جاتے ہیں۔ اس موقع پر پولیس نے ۱۸ آدمی گرفتار کئے تھے۔

۲۱ اگست کا دن خواتین کے لئے مقرر تھا۔ چنانچہ باغ بیرون بھاٹی گیٹ میں تقریباً ۲ ہزار عورتوں نے جمع ہو کر جلوس نکالا۔ جو سرکلر روڈ سے ہوتا ہوا۔ انارکلی بازار میں داخل ہوا۔ عورتیں "ہوس ٹیکس بائیکاٹ" "ایڈ منسٹریٹر مردہ باد" کے نعرے لگا رہی تھیں۔ جب جلوس چوک گنپت روڈ میں پہنچا تو پولیس نے لاٹھیوں سے رستہ روک کر کہا کہ وہ کچہری روڈ سے ہو کر ٹاؤن ہال کو جا سکتی ہیں لیکن عورتوں نے انکار کر دیا۔ آخر عورتیں مال روڈ سے ہوتی ہوئی ٹاؤن ہال کو روانہ ہوئیں حکام نے اس خیال سے کہ عورتوں کے ساتھ شاید آج مرد بھی مظاہرہ کریں۔ وسیع انتظامات کئے ہوئے تھے۔ عورتیں جب "ہوس ٹیکس بائیکاٹ" کے نعرے لگاتی ہوئی ٹاؤن حال کے بڑے دروازے سے گذرنے لگیں۔ تو مسلح پولیس نے گیٹ کے آگے گھیرا ڈال کر انہیں روک لیا۔ جس پر عورتوں نے پولیس اور میونسپل حکام کا سیاپا شروع کر دیا۔ حکام متعلقہ نے باجی رشیدہ اور مسز دنی چند وغیرہ سے کہا کہ عورتوں کے اعتراضات درج کرنے کے لئے میونسپل حکام نے علیحدہ انتظام کر رکھا ہے آپ دوسرے گیٹ سے اندر جا کر اپنے اعتراضات درج کرا سکتی ہیں۔ مگر عورتوں نے بھی ایڈمنسٹریٹر کے پاس نہ ہونے کی وجہ سے بطور پروٹسٹ اعتراضات داخل نہ کئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوت کاتنے والے کارخانوں کو حکومت پنجاب کا انتباہ

صوبہ پنجاب کے سوت کاتنے کے کارخانوں کی بعض بدعنوانیوں کے متعلق حکومت پنجاب کو توجہ دلائی گئی تھی۔ جس پر حکومت نے ان کو متنبہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ تجارتی اشیاء کے متعلق اس قسم کے گمراہ کن دعاوی پیش کرنا فوجداری جرم ہے۔ اور انڈین مرچنڈائز مارکس ایکٹ (۱۸۸۹ء) اور ضابطہ تعزیرات ہند کے تحت قابل سزا ہے حکومت اس قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مقدمات چلانے کا بھی ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ ذکر بھی مناسب ہے۔ کہ ہندوستان کے بعض سوت کاتنے کے کارخانے اپنے تیار کردہ تاگوں کی فروخت میں دھوکہ سے کام لیتے ہیں۔ مثلاً گتھیاں چھوٹی لپیٹ دیتے ہیں۔ یا پھینٹی میں تاگے کی لمبائی کم کر دی جاتی ہے۔ یا بنڈل کے اوپر تاگے کی جو موٹائی درج کی جاتی ہے۔ اس سے موٹا تاگا بنڈل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ اور تاگے کے گتھوں پر غلط اور اصلیت سے بعید مہریں لگائی جاتی ہیں۔ لفظ (Hank) یا پھینٹی بھورے تاگے کی ۸۴۰ گز لمبائی کو ظاہر کرتا ہے اور صرف اتنی لمبائی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اگر معیاری لمبائی کی ان حدود سے عمداً انحراف کیا گیا۔ تو یہ مذکورہ بالا ایکٹ اور ضابطہ کے ماتحت جرم ہوگا۔ تاگے کی معیاری مقدار تاگے کی لمبائی اور وزن کی باہمی نسبت میں مضمر ہے۔ گتھوں میں جتنا تاگا۔ اتنا ہونا چاہیئے کہ پھینٹیوں اور گتھیوں کی تعداد اور کاؤنٹ اور وزن میں ایک خاص تناسب ہو۔ انڈین مرچنڈائز مارکس ایکٹ ۱۸۸۹ء میں مندرجہ قانونی لمبائی سے کسی قسم کا انحراف تجارتی اشیاء کے متعلق غلط دعاوی کہلائیں گے۔ سوت کاتنے کے کارخانوں کو متنبہ کرتے ہوئے لکھا کہ جو لوگ تجارتی اشیاء کے متعلق لیبل پر غلط کیفیت درج کریں گے ان پر انڈین مرچنڈائز مارکس ایکٹ ۱۸۸۹ء کی دفعہ ۶ کی رو سے مقدمہ چلایا جا سکتا ہے تاگے کے تاجروں کو بھی آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ تاگا کھڈی والوں کے ہاتھ بیچنے سے قبل وہ یہ دیکھ لیا کریں کہ ہر بنڈل کے لیبل پر صحیح کاؤنٹ درج ہے تاکہ انہیں انڈین مرچنڈائز مارکس ایکٹ ۱۸۸۹ء کی دفعہ ۷ کے ماتحت جوابدہ نہ ہونا پڑے اگر کسی سوداگر یا گاہک کو کسی ایسی فریب کاری کا پتہ چل جائے تو اسے چاہیئے کہ ...

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا
کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے
جھریوں و بدنما داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے
قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے
سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت پندرہ آنے

کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر سٹی

سول ایجنسی بٹنے قادیان: میسرز سلطان برادرز احمدی جنرل مرچنٹ